بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۲ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت امراء و طلباء و غیر مذاہب ۶ر

گورنمنٹ ۲۰

قادیان میں ۴ر

مورخہ ۵ - رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۵ - اگست ۱۹۰۷ء

نمبر (۳۳)

جلد (۶)

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر

از یقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر - نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا - کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد	ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است	منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو ۱۲ر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۱۰ر

معاونین درجہ دوم جنکو ۴ر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۲ر

مابعد للعہ

فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب بعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے -

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ سہ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین اس کے بعد مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے ...

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت تہذیب کی دشمن ہے

پروفیسر فے لکس ایل آس ولڈ صاحب بہادر نے ایک کتاب بنام راز مشرق لکھی ہے جس میں پروفیسر صاحب نے سات اعتراض مذہب عیسوی پر نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اعتراض اول یہ ہے کہ جب عیسائیت کو ترقی ہوئی تو جنوبی یورپ میں جو بہت بڑی مذہبی سلطنت قائم تھی وہ عیسائیت میں داخل ہونے کے سبب زوال پذیر ہو گئی۔ اعتراض دوم جب عیسائیت کو یورپ میں خوب ترقی ہوئی تو اس کے سبب سے وسطی زمانہ کے وحشیانہ کام عملدرآمد میں آئے۔ اعتراض سوم۔ جب یورپ کی عیسائیت میں زوال شروع ہوا تو اس زوال کے ساتھ ہی شمالی یورپ میں تہذیب پھیلنی شروع ہوئی۔ اعتراض چہارم۔ آزادی اور سائنس نے جس قدر فتوحات حاصل کیں وہ سب عیسائیت کے ساتھ سخت مقابلہ کر کے اور عیسائیت کو خوفناک شکست دیکر اسے حاصل ہوئیں۔ اعتراض پنجم۔ عیسوی مذہب کے اصول ہیں کہ وہ ہمیشہ ملکی اور قومی ترقی اور اصلاح کی مخالفت ہی کرتے رہے ہیں۔ اعتراض ششم۔ پولیٹیکل اور علمی آزادی کے سب سے بڑے دشمن ہمیشہ ہی وہ لوگ ہوئے ہیں جو انجیل کے بڑے مومن ہیں۔ اعتراض ہفتم عیسائی قوموں کے درمیان جس قوم نے انجیل کی پرواہ نہ کی اس نے ترقی پائی اور جو انجیل کی شیدا رہی وہ ہمیشہ تنزل میں رہی۔

ان سات اعتراضات کو پروفیسر صاحب موصوف نے نہایت تفصیل کے ساتھ ایک ایک باب میں تاریخی شہادۃ کے ساتھ [illegible] ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی عیسوی دین پر چلنے کے سبب سے نہیں ہے بلکہ عیسوی دین کو حقارت اور نفرت سے دیکھنے کے سبب حاصل ہوئی ہے۔

کاش اگر ایسے دانا پروفیسر بجائے مشنریوں کے ہندوستان میں بھیجے جایا کریں۔

پیارے نیٹو کو سنا لنٹ! پادری صاحبان کے دھوکہ میں نہ آؤ کہ سارا یورپ عیسائی ایمانداروں سے بھرا پڑا ہے۔ کوئی دانا آدمی یورپ میں ہو یا ہندوستان میں تثلیث اور کفارے کی بیہودگی پر ایمان نہیں لا سکتا۔

قیامت

ڈبلیو ایم ھیڈ صاحب ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اس بات کو اچھی طرح سے آزما کر دیکھ لیا ہے اور بار بار مشاہدہ کیا ہے کہ مقناطیسی سوئی مشرق کی طرف ہٹتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جب یہ ہٹتے ہٹتے مغربی کرنے تک پہنچ گئی۔ تو زمین جھٹکا کر دوسری طرف کو پھرے گی اور یہ جھٹکا ایسا سخت ہوگا کہ تمام زمین کے پہاڑ اور آب تہ و بالا ہو کر تمام جاندار فنا ہو جائیں گے۔ اور کوئی انسان زندہ باقی نہ رہے گا۔

اس زمانہ کے دہریہ طبع لوگ انبیاء کے فرمانے پر تو قیامت کے قائل نہیں ہوتے۔ مگر امید ہے کہ اس بات کو سنکر فوراً مان جاویں گے۔

سبت کے دن مزدوری

امریکہ کا اخبار ٹریبون لکھتا ہے کہ یہودیوں کے درمیان سبت کے احکام نہایت سخت تھے۔ اگر سبت کے دن کوئی شخص مزدوری کرتا۔ تو وہ آگ میں جلایا جاتا تھا۔ اسی کے مطابق عیسائیوں کا عملدرآمد ہے۔ سبت کے دن تمام دکانیں بند کر دی جاتی ہیں اور کوئی مزدور مزدوری نہیں کر سکتا۔ لیکن تعجب ہے کہ خود گرجا کے اندر نہیں اسی دن مزدوری کا کام کھلا رہتا ہے گیت گانے والے اور باجا بجانے والے گرجے کے اندر سبت کے دن مزدوری پر رکھے جاتے ہیں خود پادری صاحب جو وعظ سنانے آتے ہیں وہ بھی اجرت پر آتے ہیں اور بعد وعظ کے جب تک پادری صاحب کو مبلغ ۵ ڈالر اسی ایتوار کے دن دے نہ دئے جاویں پادری صاحب وہاں سے ٹلتے نہیں یہ مزدوری نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر اتوار کے دن مزدوری گناہ ہے تو خود پادری صاحب کیوں مزدوری کرتے ہیں اور اگر پادری صاحب کے پیٹ میں کباب اور شراب کا پڑنا ضروری ہے تو ایک غریب مزدور کے پیٹ میں سوکھی روٹی کا ٹکڑا جانا کیوں ضروری نہیں پادری صاحب دوسروں کے حق میں سبت کے معاملہ میں ایسی سختی کرتے کہ خواہ مخواہ غریب لوگوں پر مقدمات بنائے جاتے ہیں حالانکہ یسوع مسیح خود سبت کے دن سب کام کرتا تھا خدا نے پادریوں کے ساتھ ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا ان کی خاطر ذبح کیا اور پادری خدا کے ساتھ ایسی دشمنی کرتے ہیں کہ اگر خدا کا بیٹا بھی ان کے زمانہ میں ہوتا تو اتوار کے [illegible]

وصیت کنندہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

برادران! السلام علیکم۔ ذیل کے امور پر ضرور وصیت کرنے کے وقت توجہ فرمالیا کریں۔

۱۔ اگر وصیت جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہے۔ تو اس میں یہ نہ لکھا جاوے۔ کہ میں اس جائداد کو بحق صدر انجمن احمدیہ وقف کرتا ہوں۔ صرف یہ لکھدینا کافی ہے۔ کہ میں نے اپنی جائیداد کے اس قدر حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کر دیا ہے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہے۔ کہ وہ اغراض انجمن کی تکمیل کے لئے جائیداد وصیت کردہ کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ لفظ وقف بہت ہی قانونی نقصوں کا موجب ہے۔ حتی الوسع لفظ وقف کا ذکر وصیت میں نہ کیا جاوے۔

۲۔ جو [illegible] اراضیات زرعی [illegible] اور بالعموم وہ بد قسمتی سے محض رواج کے ماتحت رہیں گے۔ اگر ان کے قبضہ میں پیدا کردہ جائیداد بھی ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ کل جائیداد کا کوئی حصہ بحیثیت مجموعی ہبہ یا وصیت کریں وہ اپنی جائداد کا کل اندازہ لگا کر اور اس میں سے جسقدر حصہ وہ وصیت کرنا چاہیں الگ کر کے اپنی پیدا کردہ جائیداد اس سے اس قدر الگ کر کے اس کے متعلق وصیت کر دیں۔ پیدا کردہ جائیداد کو ہبہ وصیت کرنے کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

۳۔ اگر اراضی یا جائیداد سکنی وغیرہ مختلف ہو۔ تو بجائے اس کے کہ ہر ایک جائیداد کا خاص حصہ وصیت ہو۔ بہتر ہے کہ کل جائیداد کا حساب لگا کر ایک خاص جائیداد وصیت کے لئے الگ کر دیجاوے اس میں بہت آرام ہے۔

۴۔ جائیداد غیر منقولہ کے عوض میں بھی اگر غیر منقولہ جائیداد دی جاوے۔ تو آئندہ ورثاء کو گویا اختلافوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

یہ چند امور بطور مشورہ میں نے لکھے ہیں اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ مسودہ وصیت لکھنے سے پہلے اگر بذریعہ خط اپنے ارادہ سے مجھے براہ راست یا نائب ناظم صاحب مقبرہ بہشتی کو اطلاع دیدی جاوے اور ساتھ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ کیا وصیت کرنے کا ارادہ ہے۔ تو پھر مسودہ ہماری طرف سے نمونہ ہو کر آئندہ کی خط و کتابت سے نجات ہوگی۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ مشیر قانونی
صدر انجمن احمدیہ قادیان

دیگر یورپین سلطنتین

انگریزون کی سلطنت ہمارے واسطے ایک رحمت اور برکت اس لحاظ سے تو ہے ہی کہ وہ ایک مہذب اور منصف مزاج قوم کی سلطنت ہے۔ لیکن یورپ کی دیگر مہذب سلطنتین جو سلوک اپنی اسلامی رعایا کے ساتھ کرتے ہین اگر اس کو دیکھا جاوے تو یہ تو اس برکت کی شکر گزاری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ افریقہ یا آسٹریلیا یا ایشیا مین جہان کہین دیگر یوروپین سلاطین مسلط ہین۔ وہان سے مسلمانون کی حقوق تلفی کی شکائیت ہمیشہ اخبارون مین ہوتی رہتی ہے مگر حال مین بوسنیا و ہرزی گونیا کے جو حالات فرانس کی میگزین

بوسنیا

اسلامی دنیا نام سے ترجمہ کرکے مختلف ہندوستانی اخبارات مین چھاپے گئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپین تہذیب کے عین وسط مین بھی مسلمانون کے ساتھ کوئی نیک سلوک نہین کیا جاتا۔ بلکہ ہر طرح انہین کمزور اور جاہل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہان کی رعایا کا بہت حصہ تنگ آکر وہان سے نکلا جاتا ہے۔ بوسنیا اور ہرزی گونیا آسٹریا کے صوبے ہین اور ترکی روم کی سرحد پر واقع ہین۔

میگزین اسلامی دنیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جدید مردم شماری جو بوسنیا اور ہرزی گونیا مین ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکون مین مسلمانون کی تعداد اس وقت ۵۸۷۱۷۰ ہے حالانکہ سنہ ۱۸۹۵ء مین ان کی تعداد (۵۴۸۷۳۲) یعنی اس عرصے مین چھتیس ۳۶ ہزار کے قریب ان کی مردم شماری مین اضافہ ہوا ہے اکثر مسلمان تجارت یا صنعت و حرفت مین مشغول رہتے ہین۔ بعض صاحب جائداد ہین یہ تمام مسلمان حنفی المذہب ہین جس وقت سے آسٹریا کی حکومت ان ممالک مین قائم ہوئی ہے ان کی تعداد مین بہت تنزل ہوا۔ بہت سے مسلمان اس حکومت کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کر گئے اس کا سبب تھا۔ کہ سنہ ۱۸۲۲ء مین مسلمانون مین اعلان کیا کہ وہ اپنے مذہب مین اور اپنی اولاد کو تعلیم دینے مین آزاد ہین اور ان کو گورنمنٹ کے کسی ایسے حقوق کی پابندی منظور نہین ہے جس سے ان کی مذہبی فیلنگ یا مذہبی احساس کو صدمہ پہونچے گورنمنٹ نے ان کی فیلنگ کی اور ان کی اغراض کی مطلق پرواہ نہین کی۔ مجبوراً انہون نے ہجرت اختیار کی ان ملکون کے مسلمان گورنمنٹ کے طریقہ حکومت سے ناراض رہتے ہین اس کا سبب یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانون کی خصوصیات کا مطلق لحاظ نہین کرتی رومن کیتھلک عیسائی جبراً مسلمانون کے بچون کو عیسائی بناتے ہین اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کی باز پُرس نہین کیجاتی۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانون کی ناراضگی رفتہ رفتہ شورش کے درجہ تک پہونچ گئی اور انہون نے عام اعلان کیا کہ اپنے مذہب اور شرعی معاملات مین گورنمنٹ کی دخل دہی کو پسند نہین کرتے کسی ایسے قانون کی پابندی پر مجبور نہین ہو سکتے جس سے ہماری مذہبی اور قومی فیلنگ کو صدمہ پہونچے۔

آسٹریا کی گورنمنٹ نے اس شورش کو رفع کرنے اور مسلمانون کی عرضداشت پر توجہ کرنے کے لئے جو سرکاری ممبر مقرر کئے انہین اور اُن ممبرون مین جو ملکون کے مسلمانون کی طرف سے مقرر ہوئے تھے بہت بڑا اختلاف اس امر مین تھا کہ مسلمان ممبر چاہتے ہین کہ ان کی مذہبی مجلس کے ممبرون کو آسٹریا کی گورنمنٹ نامزد کیا کرے۔ بلکہ ان کا انتخاب اور ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کی طرف سے ہوا کرے مگر سرکاری ممبر اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے آسٹریا کی گورنمنٹ اس بات پر زور دیتی تھی کہ ہماری حکومت کے مسلمانون کو دوسری حکومت کے مسلمانون سے کوئی تعلق نہین رکھنا چاہیئے مسلمانون نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ رومن کیتھلک پادری جو بوسنیا مین مقرر ہوتے ہین وہ آسٹریا کی گورنمنٹ کے مقرر کردہ نہین ہین بلکہ ان کو روم کا پوپ انتخاب کرتا ہے اور اسی کی طرف سے ان کی نامزدگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ارتھوڈاکس چرچ کے پادری جو ان ممالک مین ہین ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے آرتھوڈاکس چرچ کی طرف سے ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ ہمارے مذہبی علماء اپنی طرف سے نامزد کرتی ہے اور ہم کو اس امر کی اجازت نہین دیتی کہ ان کا انتخاب ہم شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے کرائین اس رد و قدح کے بعد مسلمانون کا ایک ڈیپوٹیشن قسطنطنیہ مین پہونچا اور انہون نے ایک عرضداشت حضور سلطانی مین پیش کی اس کا مضمون یہ تھا کہ حضور اپنے ذاتی اثر سے اس مشکل کو حل فرماوین اور اسباب مین ہماری تائید و حمایت کرین۔

آسٹریا کی گورنمنٹ مسلمانون کی اس حرکت سے ناراض ہوگئی اور اس نے اعلان کیا کہ جو مسلمان قسطنطنیہ کے ڈیپوٹیشن مین شریک ہین۔ وہ دوبارہ اپنے وطن کو واپس نہ آئین کیونکہ اُن کے حقوق اس ملک مین ضائع ہو گئے ہین مجبوراً یہ مسلمان قسطنطنیہ مین رہ گئے اور اپنے وطن کو واپس نہین گئے اور اب سلطانی محکمون مین مختلف عہدون پر ملازم ہین یہ مہتم بالشان مسئلہ ان ممالک کے مسلمانون اور آسٹریا کی حکومت کے درمیان آج تک زیر بحث ہے۔

ان ممالک کے مسلمانون کی تعلیمی حالت یہ ہے کہ اب تک ان ملکون مین بہت سی ابتدائی کتب جاری ہین جنمین تھوڑی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے سرکاری مدرسون مین بہت کم مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہین۔ البتہ بوسنہ سرائے کے سرکاری کالج مین بیس فیصدی طلباء مسلمان ہین اور اسی وجہ سے عیدین کو یہ کالج بند کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان طلباء اپنی مذہبی رسوم ادا کر سکین۔ وائنا (دار الحکومت آسٹریا) اور دیگر شہرون کے کالجون مین مسلمان طلباء کی تعداد سنہ ۱۹۰۶ء اور سنہ ۱۹۰۷ء کے درمیان چالیس ۴۰ سے زیادہ نہین تھی اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے۔ جس پر نہائیت افسوس ہوتا ہے۔ بوسنہ سرائے کے مسلمانون نے سنہ ۱۹۰۲ء مین ایک انجمن قائم کی جس کا نام "انجمن غیرت" ہے اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ غریب مسلمان طلباء کے لئے تعلیم پانے مین آسانیان پیدا کی جاوین اور ان کی مالی مدد کی جاوے۔

فرانس کے نامور میگزین "اسلامی دنیا" کے نامہ نگار نے جو حالات شائع کرائے ہین ان کو ہم یہان تک درج کر چکے ہین۔ اب ایک اور واقف نامہ نگار کے مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہین۔ جس نے آسٹریا کی حکومت کی ان کوششون اور سرگرمیون پر ایک نظر دوڑائی ہے۔ جو اس نے مسلمانون کی حالت درست کرنے کے لئے اخیر پانچ سال مین کی ہین وہ لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا کی حکومت نے اخیر پانچ سال مین ایک سو ساٹھ مسجدین مسلمانون کے لئے تعمیر کرائی ہین قدیم طرز کے مکتبون کو از سر نو زندہ کیا ہے اور انہین طرز جدید کی روح پھونکی ہے۔

بوسنہ سرائے کی مسجدون مین گورنمنٹ کے حکم سے برقی روشنی کی جاتی ہے۔ مسلمانون کے اوقات مسلمانون کی کمیٹیون کی نگرانی مین ہین۔ ان اوقاف کی آمدنی مین سے جو رقم بچ رہتی ہے وہ بینک مین جمع کی جاتی ہے اور اس سے نئی مسجدین بنائی جاتی ہین اور پرانی مسجدون کی مرمت کی جاتی ہے۔

اس دوسرے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ اب مسلمانون کی حالت پر بہ نسبت پیشتر کے مہربان ہوتی جاتی ہے اور ان کی اصلاح اور ترقی کے کامون مین دلچسپی لینے لگی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت

صفحہ ۳ - دیگر یورپین سلطنتین

صفحہ ۴ - ۵ - خدا کی تازہ وحی - چند استفسار

صفحہ ۶ - بدر خواتین - بدر کا مبارک عدد

صفحہ ۸ و ۹ - قادیان کی آمد و رفت کے اوقات - ربا کو خوشی کا انسداد - الفاظ کی غلط فہمی - نشان زدیار

صفحہ ۱۰ - طاعون نشان - سیکٹ بیانٹ طب امر

صفحہ ۱۱ - تبلیغ -

بدر

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریباً ۸ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - شرّفنا بکلام منّا

ترجمہ - ہمنے اپنے کلام سے مشرف کیا

۲ - شرّفنا باکرام منّا

ترجمہ - ہمنے اپنے اکرام سے مشرف کیا

۳ - سلام علیک

۴ - انی مبشرٌ - ترجمہ میں بشارت دینے والا ہوں

۵ - انّ اللّٰہ معنا - ترجمہ - خدا ہمارے ساتھ ہے

۶ - انی مع اللّٰہ - ترجمہ - مین خدا کے ساتھ ہوں

۱۳ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - عبرت بخش سزائین دی گئین

۲ - انی من الناظرین

ترجمہ - مین دیکھنے والون مین سے ہون

۳ - انی انزلت معک الجنۃ - مینے تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے۔

۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء - آج ہمارے گھر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے - آگئے - عزت اور سلامتی۔

چند استفسار بر خط مولوی محمد حسین صاحب از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلیاً

حبی القدیم مولوی محمد حسین صاحب - آپکا محبت نامہ جو نہایت درجہ الیسا مشکوک اور مشکوک اور غلط در غلط تہا جسکی نسبت خود آپنے تحریر فرمایا ہے - کہ " اگر آپ اس کو پڑھ سکین تو درج اخبار کرین ورنہ واپس کرین - تا کہ مین نقل کرا کے ارسال کرون " الخ موصول ہوا - خاکسار کو بڑا تعجب ہوا کہ مولوی صاحب نے الیسا خط غلط در غلط ارسال ہی کیون فرمایا - جسکو واپس بھی طلب فرماتے ہین اور تعجب پر تعجب یہ ہوا کہ جو جوابدیا گیا ہے وہ محض نسیہ ہی نقد نہین کیونکہ عہ۱۲ جلد ۲۱ - اشاعۃ کا اسمین جا بجا حوالہ دیا گیا ہے جو ابھی تک شائع بھی نہین ہوا - گہر گہوڑا انخاس ہول - اور اس لیے بہت ہی حیرانی ہوئی کہ مولوی صاحب نے خاکسار کے سوالات کا جواب الیسا اوھن من بیت العنکبوت کیون عنائیت فرمایا جسمین جواب نسیہ ہی نسیہ ہے اور نقد کچھ بھی نہین بہر حال خاکسار نے آپکے خط کو بخوبی پڑھ لیا - خواہ وہ آپکے نزدیک کیسا ہی مشکوک یا محکوک تہا۔

؎ بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش - من انداز قدت را مے شناسم - مگر مین ابھی نہ اوس کا جواب لکھنا مناسب سمجھتا ہون جب تک حوالجات نسیہ نقد وصول نہو جاوین اور نہ اس خط کا طبع کرانا مناسب ہے کیونکہ مبادا آپ خود ہی شکائیت نہ کرین کہ میرا الیسا خط مشکوک کیون طبع کرایا ہان بالفعل واسطے استفسار و تعیین چند امور منجملہ متنازعہ فیہا مندرجہ خط کے آپکے استفسار کر کر جناب کو تکلیف دیجاتی ہے - تا کہ آئیندہ خلط مبحث نہو جاوے اور امور تنقیح طلب منقح ہو جاوین - استفسار اول - اگر تسلیم کیا جاوے - کہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے اخبار وطن مین جسکی اصل عبارت عہ۲ جلد ۲۱ مین آئیندہ آپ شائع فرما دین گے - ایمان و اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے لئے شرط نجات قرار دیا ہے - جس کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہو مگر مولوی صاحب نص قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ کوئی نہ کوئی وقت بعد نزول قرآنی کے الیسا آنیوالا ہے جسمین آنحضرت صلعم کی دعوت عامہ کل زمین کے لوگونکو پہونچ جاویگی - قال اللہ تعالےٰ - قل یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا - الذی لہ ملک السموات والارض الخ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ معہذا اب اس زمانہ مین جو مصداق ہے لیظہرہ علی الدین کلہ کا - ڈاکٹر صاحب اور وطن اور جناب کو کونسی الیسی ضرورت واقع ہوئی ہے جو پرانے متکلمین کی طرح یہ تقسیم حال کے زمانہ کے لئے کی جاتی ہے کہ جن کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہے ان کے لئے تو ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی ہے اور جن کو نہین پہونچی ان کے لئے شرط نجات کی نہین - پھر اس تقسیم کے لئے اولاً تینون صاحبون پر ضروری ہے کہ اس زمانہ مین کسی الیسی بستی کا وجود دکہلا دین جس مین دین اسلام بذریعہ کسی مسلمان کی موجودگی کے پہونچ چکا ہو ورنہ خاکسار تو اس مصرعہ کے پڑھنے کے لئے مجبور ہے کہ ؎ خوئے بد را بہانہ بسیار - استفسار دوم - دعوت اسلام پہونچ جانے کی حد مقرر فرمائی جاوے کہ کیا ہے کیا آپ صاحبون کے نزدیک جن لوگون نے ترجمہ قرآن مجید کا نہین پڑھا یا کسی واعظ اسلام کی مجلس مین نہین بیٹھے وے سب لوگ مصداق ہین اس کے کہ انکو دعوت اسلام نہین پہونچی اور ان کے لئے آپکے نزدیک ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی نہین - پس بجواب استفسار ہذا دعوت اسلام کے پہونچنے کی تحدید فرما دیجاوے کہ اس کی حد کیا ہے - استفسار سوم - علم مناظرہ مین جواب الزامی دینا اور مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا آپکے نزدیک آداب علم مناظرہ سے ہے یا نہین - بشق ثانی آپ کسی کتاب علم مناظرہ کے حوالہ سے ثابت فرما دین

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت ہے - وہ فرماتے ہین کہ احباب بیمار پرسی کے خطوط کی بجائے دعا کر چھوڑ دین - خطوط کا پڑھنا اور جواب لکھنا موجب تکلیف ہے۔

کہ مسلمان شدم ... بہ سبب ... آیات ... علم ... ہو گیا ... بنصیحت

آپ کو اکثر مناظرات مندرجہ قرآن مجید سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا۔ بلکہ بہت ایسی

آیات بینات کی تکذیب کا الزام آپ پر عائد ہوگا۔ جس طرح آپ حضرت مرزا صاحب کے جوابات

مسلمات خصم الزامی کو تکذیب کر رہے ہین۔ ونعوذ باللہ منہ اور یشق اول حضرت عیسے یا کسی

نبی کی توہین نعوذ باللہ کس مردود دیا کافر نے کی ہے۔ کلا وحاشا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین بلکہ مسلمات خصم سے

جوابہامی الزامی و دندان شکن بموجب آداب علم مناظرہ کے دئے گئے ہین اور پھر معہذا ہزارون

اشتہارون مین اس امر کی تصریح بصراحت کھول کھول کر باعلان بھی کر دگئی ہے پہر باوجود

اس کے آپ جیسے مدعی حقیقت وحق گوئی کا ایسا الزام کسی پر قائم کرنا جس سے یا تو تکذیب

صدہا آیات قرآنی کی لازم آتی ہو یا نصحت علم مناظرہ کو ضائع کر دینا واقع ہوتا ہو۔ آپ ہی جیسے

اہل فضل وعلم کا کام ہے۔ ؂ اینکار انہ تو اید و مردان چنین کنند۔ افسوس کہ آپ کی ایسی ہی

تحریرون نے سرحدی لوگون اور ہز میجسٹی امیر کابل کو قتل نفوس زکیہ پر آمادہ کیا ہے کیونکہ جس مسئلہ

کو وہان کے عوام اور جہلا مسلمانون نے مطابق اپنے خیال کے نہین پایا اس کا قائل آپکے اور ان کے

نزدیک واجب القتل ہو گیا۔ حالانکہ وہ مسئلہ کتاب وسنت صحیحہ کا لب لباب ہے۔ جیسا کہ ماتحن فیہ مین

محض خلاف ... خلاف الزام تو ہر حضرت عیسیٰ کا اپنے خیال مین لگا کر قتل نفوس زکیہ کا فتویٰ آپنے

لگا دیا اب فرماتے ہین کہ نقص امن عامہ خلائق کا آپ کی طرف سے واقع ہوا یا کسی اور کی طرف سے۔ بینوا توجروا

ہز میجسٹی امیر تو اپنے نزدیک شاید کسی قدر اس جرم قتل دنیا مین بری بھی ہو جاوے تو ہو جاوے مگر آپ اس

اعتراض سے ہرگز بری نہین ہو سکتے کیونکہ وہ تو آپ لوگون کے فتوے کا تابع ہے نہ متبوع۔ پس

اسی لئے مترجم انگریزی نے آپکے منشاء کے بموجب صرف دعوی نبوت کو بھی داخل سبب

قتل کا کر دیا ہے۔ پھر آپ خواہ مخواہ اس کی شکایت کیون فرماتے ہین۔ اور اگر آپکا یہ منشاء نہین

ہے تو ضرور بالضرور بہت جلد اس غلطی کا ازالہ سول ملٹری سے بہت جلد کرایا جاوے کیونکہ مسئلہ قتل مومن کا

فتویٰ نہایت نازک ہے۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا۔ الایۃ

استفسار چہارم۔ آپکا مضمون کفر وکافر مندرجہ جلد چہارم اشاعۃ ۱۸۸۱ء اور نیز ریویو براہین احمدیہ مندرجہ جلد ہفتم

اشاعۃ ۱۸۸۴ء۔ اگر ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو کفر وجوب قتل سے بچاتا ہے اور بموجب آپکے اقرار کے حضرت

مرزا صاحب کو بھی سابق مین اسی مضمون نے بچایا تھا مگر اب یہ استفسار آپ سے ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی

طرف سے تو سالہا سال ہو گئے۔ کہ صدہا اشتہارات مین اور نیز بدر اول ہی کے سر لوح پر ہر ایک ہفتہ مین بضمن

دس شرائط بیعت اپنے بضمن اظہار اپنے مذہب حقہ اسلامی کے تمام دنیا مین نظم ونثر مین اشتہار دیا جاتا ہے اور نظم

کا اول شعر یہ ہے۔ ؂ ما مسلمانیم از فضل خدا۔ مصطفیٰ ما را امام وپیشوا۔ اور آخری شعر ان ۱۶ اشعار کا یہ ہے کہ

؂ یک قدم دوری ازان عالیجناب۔ نزد ما کفر است وخسران وتباب۔ اور پھر ہر ایک اس کے شعر مین

اتباع کتاب وسنت کو ہی اپنے مذہب کا مرکز اور دار ومدار نجات کا قرار دیا گیا ہے اور ہماری طرف سے ہر ایک رسالہ اور

کتاب مین بھی بدلائل قاہرہ اس امر کو ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب جناب سے ابھی تک نہین ہو سکا پھر معہذا اسکی کیا وجہ

ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو باوجود اس کے کہ انحضرت کو رسول رحمۃ للعالمین وعیسیٰ نبی حق وغیرہ وغیرہ قرار دے رہے ہین اور

ابھی تک بموجب آپ کے اقرار کے کوئی تاویل بھی انہون نے اس کی نہین کی۔ وہ تو آپکے نزدیک سچے مسلمان ہو گئے اور

حضرت مرزا صاحب باوجود اعلان کرنے مراوات صحیحہ اپنے مذکورہ بالا کے مرتد واجب القتل ہو گئے اگرچہ آپنے

ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی بطور تنبیہ کے واجب القتل ہونیکا فتویٰ عطا فرما دیا ہے مگر استفسار تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو

کچھ عذر آئندہ کو کرین گے وہ تو آپکے نزدیک مقبول ہو جائیگا اور حضرت مرزا صاحب کی طرف سے جو دلائل قاہرہ

کتاب وسنت کے اور نشانہائے آسمانی اور وجوہ موجہ نقلی وعقلی حقیت اپنی دعاوی کی نسبت پیش کرنے کے اور

باوجود اشتہار واعلان اس قسم کے مضامین کے۔ آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسول ... درگشتی محمد ہست نام۔ دامن پاکش بدست ما مدام۔ مہر او باشیر شد اندر بدن۔

جان شد وبا جان بدر خواہد شدن۔ ہست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را برو شد اختتام۔ ما از وئیم

ہر آنچہ کہ بہت ... سیراب ... ؂ ما مسلمانیم ... ... ام کتاب۔ ... ما وزخداوند منندم

وغیرہ وغیرہ کے مرتد اور واجب القتل مین ولنعم ما قیل ؂ چون بود قاضی بدل رشوت قرار۔ کی شناسد ظالم از مظلوم زار

؂ چون قلم در دست غدارے فتاد۔ لاجرم منصور بردارے فتاد۔ استفسار پنجم۔ آپ فرماتے ہین کہ چراغ الدین جمونی کی

طرح اگر ڈاکٹر صاحب مرتد ہو جاوین تو یہ سب آپ ہی کی نیض تقلید سے ہے یعنی مطلب یہ کہ نہ مرزا صاحب ان دعاوی

کے بانی ہوتے اور نہ یہ لوگ مرتد ہو جاتے یہان پر صرف یہ استفسار ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ وغیرہ جو مدعی نبوۃ ہو کر ہلاک

وتباہ ہو گئے اور آنحضرۃ صلعم کے دعاوی کی حقیت وقتاً فوقتاً دنیا مین ترقی پذیر ہوتی چلی گئی تو ان سب مرتدین کے دعاوی جو بعد

دعوی نبوۃ خاتم النبیین صلعم کے واقع ہوئے ہین کس کے فیض تقلید سے تھی اگر حضرت صلعم کے فیض تقلید سے ہی تھی تو یہ تقلید تو

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الایۃ کے مصداق تھی وہ بیچارے ہلاک اور تباہ کیون ہو گئے۔ جس طرح نبی کریم کی یوماً فیوماً

ترقی ہوئی ہے اسی طرح انکی ترقی ہوتی اور اگر اس ارتداد کا سبب کچھ اور تھا یعنی وساوس شیطانی بسبب حسد وبغض وحرص وتحصیل جاہ

وغیرہ کے۔ تو پھر یہان پر بھی ایسا ہی کچھ سمجھ لیجئے کیونکہ یہان پر بھی ویسا ہی حال شر البشر واقع ہوا ہے والعاقل تکفیہ الاشارہ

دیکھو حقیقۃ الوحی کو۔ استفسار ششم۔ اگر تسلیم کیا جاوے۔ کہ آپنے سابق مین کسی اپنی تحریر یا تقریر زبانی مین بتصریح اس عقیدہ پر

کا اثبات ظاہر نہین فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی علیہما الصلوۃ والسلام اگر تلوار چلا دین گے مگر آپنے تو اشاعۃ

مین اس کا رد بھی نہین فرمایا اور چونکہ آپ ایڈوکیٹ یا وکیل ان علماء اور نیز ان عوام کے رہے ہین اور اب تک بھی جو کہ یہ عقیدہ رکھتے

ہیں ... آپ ... علماء ... آپنے ... کو نامہ پر ثبت کرا دی تھی۔ تو اس وکالت سے بھی آپ کی یہ مفہوم ہوتا تھا

کہ آپکا بھی عقیدہ یہی تھا مگر اب تو یہ راز کھل گیا اور آپنے ہمارا اصل الاصول مذہب اختیار فرما لیا گو بعد تامل بسیار کی ہو جیسا کہ کہا گیا ہے

؂ ہر چہ دانا کند کند نادان لیک بعد از تامل بسیار۔ بس چونکہ آپ اس عقیدہ مہدی خونی سے انکار ہی فرماتے ہین تو اب ہم

کو آپسے اس بارہ مین بحث کرنا بھی ضروری نہین ہے مگر یہ استفسار ہفتم ضروری ہے کہ آپ اور نیز ڈاکٹر صاحب بھی ضرور بالضرور واضح

طور پر اپنا عقیدہ حضرت مسیح بن مریم موعود کی نسبت اور خوب واضح طور پر تحریر کر دیوین کہ آیا آپکے نزدیک مسیح بن مریم اسرائیلی

اسرائیلی اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر بقید حیات اب تک زندہ موجود ہین اور اسی جسم عنصری سے کسی زمانہ آخری مین نزول

فرما کر اسلام کی اشاعت اور تائید فرماوین گے اور آیا ابھی تک ان کے جسم اور جسمانی حالت مین کسی طرح کا تغیر وتبدل

نہین آیا الان کما کان کے مصداق ہین یا کیا جو کچھ آپکا اور نیز ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ اس بارہ مین ہو اسکو واضح طور پر تحریر فرما

دیوین تاکہ آئندہ گفتگو مین خلط مبحث واقع نہو اور طوالت موجب ملالت ناظرین نہو جاوے حضرت امام مہدی کی نسبت تو

آپنے ظاہر کر ہی دیا ہے کہ وہ اگر جہاد نہ کرین گے بلکہ نشانہائے آسمانی سے دین اسلام کی تائید کرین گے فنعم الوفاق اور آپ جو

ہم سے اس بارہ مین حدیث صحیح بشرائط مندرجہ خط تحریر فرماتے ہین وہ تو محض عکس القضیہ ہے جس کیلئے ایک کتاب

حقیقت المہدی کا کیا ذکر ہے ۲۵ یا ۲۶ سال سے صدہا اشتہار اور رسائل اور کتب ہماری طرف سے تمام دنیا مین اسی مسئلہ کی

تحقیقات مین شائع ہو چکی ہین یہ تو خیال آپ کا سابق مین ہو گا یا آپکے ان لوگون کا خیال ہے جو ولیضعن الجزیۃ کی شرح

مین تحریر فرماتے ہین کہ لا یقبل الا الاسلام او القتل ہکذا قالہ الخطابی سراج وہاج۔ مصنفہ حضرت نواب صاحب جو

آپکے نزدیک مجدد بھی ہے چونکہ اس زمانہ امن وآسائش گورنمنٹ عالیہ دام اقبالہا مین ایسا اعتقاد باطل خلاف تعلیم الاسلام اور

ضد ہدایات قرآنی کا تھا اور یہ اعتقاد مذہب اسلام مین داخل ہو چلا تھا دیکھو اس قسم کی روایات غلط اکثر کتابون مین

مندرج ہو گئین مثلاً یہ روایت ابوہریرہ رض کی کہ سمعت رسول اللہ صلعم وذکر الہند لکم جیش یفتح اللہ علیہم

حتی یاتوا بملوکہم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبہم فینصرفوا حین ینصرفوا فیجدون ابن مریم بالشام

اخرجہ نعیم بن حماد۔ واین صریح است ورانکہ مراد غزوہ ہند در زمان مہدی وعیسیٰ علیہما السلام است الی قولہ

پس شبہ نیست کہ مراد بدان غزوہ آخرین ہنداست کہ دران ملوکش را گرفتار کردہ بیارند واینچنین غزوہ تا حال نشان

نداده اند پس متعین شد کہ وقوع آن در آخر زمان خواہد شد واللہ اعلم۔ پھر اس کے آگے یہ روایت بھی موجود ہے مسلم از مستورد

روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم برپا شود قیامت وباشند روم بیشتر۔ از ہمہ کس مراد بروم درینجا نصارا نیا شند کہ قریب

الی اخافت اللہ رب العالمین الایۃ۔ استفسار ہشتم۔ آپ کن کن علمائے ہندوستان کیطرف سے بشرطیکہ نیچری نہون اس مسئلہ مین ایڈوکیٹ ہین ان جملہ علماء سے آپ دستخط اپنی وکالت کی نسبت کرا کر خاکسار کے پاس روانہ فرما دیجئے مین انشاء اللہ تعالیٰ بدر والحکم مین بھی

اس آپ کی وکالت کو شائع کرا دونگا کیونکہ اس مین ہمارا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو اصل الاصول ہمارے مذہب کا ہے آپ کی معیت سے طفیل مین اب اصل الاصول مین انکی شرکت بھی ہو جاویگی۔ ؂ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ اللہ واضح ہو

کہ خاکسار نے دو کارڈ آپ کیخدمت مین روانہ کئے ہین لیکن خاکسار کے پاس انکے جواب مین کوئی خط یا کارڈ نہین آیا اطلاعاً عرض کیا گیا مسئول سر ... کی نسبت جو آپنے عذر تحریر فرمایا ہے اس کی کچھ ضرورت یا پروا نہین تھی۔ مجھ کو آپکا عنایت نامہ اگرچہ

... باقی آئندہ۔ راقم محمد احسن نزیل قادیان۔ مورخہ ... اگست ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بچپن کی دینداری

مین ایک چھوٹی لڑکی ہون میری کیا بساط کہ کوئی مضمون لکھون مگر چونکہ میرے دل مین خدمت دین کا شوق ہے اس لئے اللہ تعالےٰ سے توفیق مانگ کر اپنی چھوٹی بہنون کے لئے کچھ اپنے خیال ظاہر کرتی ہون یہ بات تو سب جانتے ہین کہ جن باتون کی عادت بچپن مین پڑ جاتے اور جو خیالات ذہن نشین ہو جاوین ان کا اثر عمر بھر رہتا ہے اس لئے والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم اور تربیت کا بچپن مین بہت خیال رکھین تاکہ وہ بڑے ہو کر پکے مسلمان اور احکام شریعت کے پابند ہون۔ مگر اکثر والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم کی طرف سے بہت بے پرواہ ہوتے ہین وہ خیال کرتے ہین کہ بڑے ہون گے تو آپ ہی سب کچھ آجائیگا مگر یہ غلطی ہے۔ جس بات کی بچپن سے عادت نہ ہوئی وہ بڑے ہو کر کب ہونے لگی۔ اسلامی احکام مین سب سے مقدم نماز ہے۔ مگر کتنے لوگ ہین جو بچپن مین نماز نہ پڑھنے کے باعث عمر بھر وقت پر نماز نہین پڑھ سکتے۔ مشکل سے مشکل کام کرنے مین ان کو اتنی الکس نہین آتی جتنی نماز پڑھنے مین بچپن مین بھی نماز پڑھنے مین سستی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اگر بچون کے لئے انعام مقرر کیا جائے کہ اگر تم چالیس روز برابر وقت پر نماز پڑھو گے۔ تو تمہین اتنا انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک میعاد ختم ہونے پر دوسری میعاد مقرر کر سکتے ہین۔ تو بچے خواہ مخواہ نماز وقت پر پڑھین گے۔ اس طرح ان کو عادت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور احکام کی نسبت خیال کر لینا چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بچے جس طرح بڑون کو کرتا دیکھین ویسی ہی خود بھی کرتے ہین۔ اس لئے بڑھون کو چاہیئے وہ خود بھی مذہبی احکام کی پابندی کرین۔ اخیر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہون کہ وہ ہمین نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

راقمہ ایک احمدی لڑکی

بدر کی عزت افزائی

اور نیز میرے نام بدر نمبر ۳۰ یکم اگست ۱۹۰۷ء کا نہین آیا جس کا مجھے نہایت غم ہے۔ کیونکہ آپ شائد نہ جانتے ہون گے کہ مجھے بدر سے کس قدر محبت ہے اور اس کا آنا میرے لئے کس قدر خوشی اور مسرت اور نہ آنا کس قدر غم کا موجب ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بواپسی ڈاک پرچہ مذکور روانہ فرماوین۔ عین عنائیت ہوگی۔ والسلام

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

بارہ کا مبارک عدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً بگرامی خدمت اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرض یہ ہے ایک رسالہ میرٹھ سے نکلتا ہے جس کا نام تحفہ محمدیہ ہے وہ رسالہ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ خاکسار کی نظر مین گذرا۔ اس مین عبارت ذیل درج ہے۔

مین ایک دن کتاب ناصر اللبیب فی السماء الحبیب کو دیکھ رہا تھا کہ اس مین حضرت مولانا امام ابو یعقوب اسحاق متوفی ۲۳۸ھ ہجری نیشاپوری علیہ الرحمۃ کی طرف سے مناسبت اسرار الٰہیہ کے درمیان خداوند تعالےٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چہار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یون نقل کی ہے۔ کہ جس طرح لفظ (اللہ) تعالیٰ کے چار حروف ہین۔ اسی طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک (محمدؐ) صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چار ہی حروف ہین۔

(اولاً) جس طرح کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح تصدیق رسالت (محمدؐ رسول اللہ) کے بھی باران حروف ہین۔

(ثانیاً) جس طرح حضرت محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق کے بھی باران ہی حروف ہین۔

(ثالثاً) جس طرح ابوبکر الصدیق کے باران حروف ہین اسی طرح عمر ابن الخطاب کے بھی باران حروف ہین۔

(رابعاً) پھر اسی طرح حضرت عثمان ابن عفان کے بھی باران حروف ہین۔

(خامساً) پھر اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب کے بھی باران حروف ہین۔ یہان تک پر روائیت حضرت نیشاپوری کو ختم کیا گیا۔ بعد مین نماز عصر مین مشغول ہوگیا۔ مگر نماز مین ہی یہی مضمون میرے قلب پر رہا تو میری آنکھون پھرنے لگا اور مجھے معلوم ہؤا۔

(سادساً) نعمان ابن ثابت یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے بھی باران حروف ہین۔ بعد نماز اس کتاب کے حاشیے پر مین نے یہ عبارت نقل کر دی اور خیال ہوا کہ حضرت نیشاپوری کو یہ مناسبت صریحہ کیون نہ گذری اس کا باعث سوائے اس کے اور کچھ نہ معلوم ہوا کہ وہ شافعی المذہب ہے۔

(سابعاً) پھر ان اسرار الٰہیہ و نکات کے مطابق آیت شریفہ ولقد کتبنا فی الزبور الی اخرہ پر غور کی تو معلوم ہوا کہ اس میں بھی جس کا زمین کا وارث ہونا بندے صالحون کو فرمایا ہے۔ (ان الارض یرثھا) موجود ہے اس کے بھی اسی مناسبت سے باران ہی حروف ہین۔

(ثامناً) پھر جس مسجد کا وارث ہونا خدا تعالےٰ کے حکم مین ہے اس کا نام المسجد الاقصیٰ ہے اس کے بھی باران ہی حروف ہین۔ اور مسلمانون کے قبلہ کا نام المسجد الحرام ہے اس مین بھی وہی حکمت اور سر ہے۔ کہ اس کے بھی باران ہی حروف ہین۔

(تاسعاً) عبادی الصالحون کے بھی جو وارث قرار دئے گئے ہین ان کے بھی باران ہی حروف ہین۔

این صداقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار نے پڑھ کر شیخ غفور بخش صاحب احمدی کو جو اتفاقاً تشریف لائے تھے وہ عبارت دکھائی اور آپ نے بھی غور کرنا شروع کیا۔ ہم دونون کے غور کرنے سے معلوم ہؤا کہ جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے چار اصحاب کبار کے نام نامی مین بھی پہلے سے ہی یہی مناسبت موجود ہے اور ان اسماء گرامی مین بھی یہی نکتہ اور سر ہے اور ہر ایک اسم گرامی کے باران باران ہی حروف ہین۔

(مرزا غلام احمدؑ) (حکیم نور الدین) (مولوی کریم بخش) اصل نام مولوی صاحب کا جو والدین نے رکھا تھا۔ یہی تھا بعد مین بہ تغیر الفاظ انہون نے عبد الکریم پسند کیا۔

(مولوی محمدؐ علی) (سید محمدؐ احسن)

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار حمد الدین۔ ہیڈ ٹیچر ... سیالکوٹ

بیت الصدق

میرے دوستون کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی۔ کہ عاجز نے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو حضرت مسیح موعود کے قدمون مین گذارنے کا ایک تہیہ اس صورت مین بھی کیا ہے۔ کہ اپنے واسطے ایک مکان سکونت کے لئے یہان طیار کیا ہے اور درس قرآن شریف مین دعا کرانے اور حضرت اقدس کی دعا اور اجازت کے بعد ۵۔ اگست ۱۹۰۷ء روز پیر کو ہم اس مکان مین داخل ہو گئے ہین احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے خیر و برکت سے مشکور فرماوین میری عرض پر حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ بیت الصدق کا نام اس مکان کے واسطے موزون ہے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ایک پرانا خط

تبدیلی مکان مین پرانے کاغذات کے درمیان مجھے ایک خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ملا ہے جو ان ایام کا ہے جب کہ حضرت مولوی صاحب موصوف ہجرت کر کے قادیان آ چکے تھے اور عاجز ہنوز لاہور مین ملازم تہا۔ چونکہ یہ خط کئی ایک معارف سے پر ہے اس واسطے اُسے مین فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کرتا ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر صادق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مولوی صاحب تو چند روز کے لئے سیالکوٹ تشریف لیگئے اور پیر سراج الحق صاحب خط و کتابت کا کام کرتے ہین لیکن میرے جی مین آیا کہ حضرت اقدس کی ایک دو باتین جن سے میرے دل کو خوشی اور میری رُوح کو تازہ ایمان نصیب ہوا مفتی صاحب کو سنا دون۔ شاید اگر ان کو بھی خوشی ہو تو فتویٰ دیدین۔ کہ یہ شخص دعا کے لائق ہے۔ اس لئے دعا کی جاوے۔ کہ پرسون شام کیوقت ایک صاحب بٹالہ سے آئے ہوئے تھے۔ انہون نے کہا کہ آجکل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ سب کچھ جو کر رہے ہین اپنے لئے کر رہے ہین۔ یعنی کتابون مین اپنے ہی دعوے کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اس پر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پُر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے کہ سوائے ایک دو باتون کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا۔ یہ اعتراض تو صرف ہم پر نہین آتا سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا سب نے یہی کہا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتین اٹھاتے تھے۔ بلکہ یہ کم فہمی ہے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس اپنے آپ کو منوانے مین ان کا مقصد اور مدعا کیا تہا۔ سوائے اس کے کچھ نہین کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائین۔ اسی طرح پر ہم جو اپنی تائید مین باتین پیش کرتے ہین تو اس سے ہمارا یہ مدعا ہوتا ہے۔ کہ اپنی پرستش کرائین یا کوئی اپنا قبلہ قائم کرین یا اپنی نماز پڑھوائین یا ہماری ساری کارروائیون کا آخری مدعا اسلام کی طرف بلانا ہوتا ہے کیا ہم اپنی ذات کے لئے کچھ کر رہے ہین یا جو کچھ ہم کرتے ہین۔ اسلام کے لئے کرتے ہین جو نشان ہم دکھانے کا دعوےٰ کرتے ہین اس سے بھی مدعا اسلام کی ہی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس ہمارے اپنے دعوے کی آپ تائید کرنے کو وہ ہماری خودپسندی خیال کرتے ہین اور خود اعتراض ٹھہراتے ہین تو پہلے سورج اور چاند پر بھی وہی اعتراض کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے۔ کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ پہونچائی جاوے۔ تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ تو خود نمائی کرتے ہین اور اپنا فخر دکھاتے ہین کہ ہم مین یہ روشنی ہے اس لئے آؤ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جائین۔ تا خدا تعالیٰ روشنی ہمین کسی سیدھی طور پر پہونچائین۔ نہ ایسی اشیاء کی وساطت سے جو خود اپنی بڑائی کو بھی ظاہر کرتے ہین۔ یہ کس قدر حماقت ہے۔ کہ جن ذریعون سے خدا تعالےٰ نے روشنی کو پہونچانا پسند کیا ہے۔ ان کو داخل شرک خیال کیا جاوے۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف خلقت کو بلانا چاہتا ہے۔ تو اپنے ہی ایک بندے کے ذریعہ سے کرتا ہے اور پھر جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے اس مین ہو کر کرتا ہے اور اس کا ہر فعل خدا تعالےٰ کے لئے ہوتا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ برہموون نے بھی یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ تو ہوا مگر یہ ساتھ محمد الرسول اللہ کیسا لگا دیا ہے۔ فرمایا۔ ہم خود کیا ہین۔ ہم زمین پر حجۃ اللہ ہین ہم خدا تعالےٰ کے مجسم نشان ہین۔ مگر کس کام کے لئے صرف اسلام کے لئے اور پیغمبر اسلام کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے سچے دین کی تائید کے لئے۔ ہماری سب کارروائیان اسلام کیخاطر ہین نہ اپنی ذات کے لئے۔ پھر فرمایا کہ اس کے علاوہ ان لوگون کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دن رات جو دوسرے ادیان کے ابطال کی فکر مین ہین۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا ہم نصیبین یا کشمیر آدمی اسی لئے بھیجتے ہین کہ ہماری بڑائی ہو یا دین اسلام کی حقانیت روشن ہو۔

ایک دن سیر مین صبح کو فرمایا کہ میری نسبت براہین مین ہے فبراہ اللہ مما قالوا۔ اور یہ کلارک والے مقدمہ کی نسبت ہے اور یہی لفظ یعنی برّا کا سب جگہ قرآن شریف مین آتا ہے ایک حضرت موسےٰ کے لئے ایک حضرت یوسف کے لئے۔ حضرت موسےٰ پر ایک عورت نے قارون کے سکھلانے سے نعوذ باللہ زنا کا الزام لگایا تہا اور یہ اس عورت کا پہلا بیان تہا۔ پھر دوسرا بیان اس کا اس وقت ہوا۔ جب حضرت موسےٰ عدالت کی کرسی پر بیٹھے اور تمام لوگ حاضر تھے۔ اس دوسرے بیان مین اس عورت نے یہ کہا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تہا اور مجھے سکھلایا گیا تہا اور اسی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت موسےٰ بری ٹھہرائے گئے۔ خلقت کی طرف سے بھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کے حق مین پہلا بیان زلیخا کا تہا۔ کہ حضرت یوسف نے بُرا ارادہ اس کی نسبت کیا اور پھر دوسرا بیان اس وقت ہوا۔ جب حضرت یوسف کو بادشاہ نے قید خانہ سے بلوا بھیجا تو انہون نے انکار کیا کہ پہلے عورتون سے پوچھو اس وقت زلیخا نے کہا۔ وما ابرئ نفسی۔ یعنی حضرت یوسف بری ہین۔ یہان بھی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت یوسف بری ٹھہرائے گئے۔ اب محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہان ان دو صورتون مین دوسرا بیان صحیح مان کر ان دو نبیون کو بری ٹھیرایا گیا ہے تو افسوس ہے اس پر کہ ہماری صورت مین کیون انکار کرتا ہے۔

خاکسار محمد علی — ۲۰ر اکتوبر

(غالباً یہ خط ۱۸۹۹ء کا ہے)

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا بیٹا محمد افضل تیرہ سال کی عمر مین فوت ہو گیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ملک صاحب کے واسطے دعا کرین۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اور مرحوم کو جنت مین جگہ دے۔

گذارش

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ احباب پر روشن ہے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تاحال ارسال نہین فرمائی ان کے نام وی۔ پی کیجئ

قادیان کی آمد و رفت کے اوقات

منقول از جدید ٹائم ٹیبل ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے۔ بٹالہ سے قادیان تک یکہ میں آمد و رفت ہوتی ہے۔ جس پر فی سواری ۶ ر ڈاک کے یکہ کا نرخ مقرر ہے۔ سڑک کچی ہے۔

بٹالہ سے امرتسر جانے کے اوقات ریلوے صبح ۱۰ بجے
سہپہر ۲ بجے
شام ۶ بجے

امرتسر سے دہلی کی طرف جانے کے اوقات دن کو ۱۲ بجے ۳۹ منٹ
سہپہر ۵ بجے
رات ۹ بجے ۱۶ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیوں کو یہی گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

امرتسر سے لاہور وزیرآباد جہلم جانے کے اوقات دن کو ۱۱ بجے ۴۸ منٹ
سہپہر ۳ بجے ۲۵ منٹ
شام ۷ بجے ۳۰ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیاں بھی ہیں مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیوں کو یہ گاڑیاں ٹھیک ملتی ہیں۔

تمباکو نوشی کا انسداد

بعض ممالک میں تمباکو نوشی پر قانونی قیود عائد ہیں۔ مثلاً امریکہ کی بعض ریاستوں میں ۱۸ سال سے کم عمر والوں کے لئے تمباکو پینا ممنوع ہے۔ جاپان میں اس کے لئے عمر کی قید ۲۰ سال ہے بلکہ شہنشاہ مکاڈو کی قلمرو میں جن والدین کے نوجوان بچے تمباکو پیتے دیکھے جاتے ہیں انپر جرمانہ ہوتا ہے۔ علی ہذا ان دوکانداروں پر جن کی نسبت یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انہوں نے بچوں کے ہاتھ تمباکو بیچا ہے۔ کیپ کالونی نے بھی اس جانب توجہ شروع کر دی ہے اور ۱۶ سال سے کم عمر کے بچوں کو تمباکو پینے پر سزا ملتی ہے۔ اس کی شکایت ہندوستان میں بھی ہے۔ کہ کم سن بچوں خصوصاً طلبائے مدارس میں تمباکو نوشی روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ سے اس کے لئے کوئی قانون وضع کرنے کی درخواست کی جائے۔ پہلے یہ مناسب و آسان ہے کہ خود والدین اپنے بچوں کی نگرانی کریں اور دیگر افعال قبیحہ کی طرح انہیں تمباکو نوشی سے بھی بچانے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کے ہاتھ چونکہ زیادہ لمبے اور مضبوط ہیں وہ بھی اس بارہ میں اپنا فرض ادا کرے (پیسہ)

مشن سکولوں میں لڑکیوں کو بھیجنے کے نتائج

لندن مشن بائبل

ویمین ٹریڈنگ کی عورتیں شہر مدراس کی ایک ہندو لڑکی مسماۃ جگاتھن کو عیسائی کرنے کے لئے بھگا لی گئی ہیں۔ مسمات مذکورہ کے وارثوں نے ان مشنری مسس پر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں نالش دائر کر دی ہے۔ مگر ہمیں اس کارروائی کے سننے سے اس شیخ شیرازی کا آب زر سے لکھنے کے قابل یہ قول ؎

تو انگہ نہ بستی کہ سرچشمہ بود۔ چو سیلاب شد باز بستن چہ سود

عجب کیفیت سے دل پر کھٹکتا ہے۔ جو ایسے ہی کوتہ اندیش سرپرستوں کی نسبت صادق آتا ہے۔ جو پہلے خوشی خوشی اپنی بہو بیٹیوں کو مشنری مسوں کے پاس بھیجتے یا ان کار ساز لیڈیوں کو کھلم کھلا اپنے گھروں میں آنے دیتے ہیں اور جب ان کا جادو ان کی سادہ لوح لڑکیوں پر اپنا کام کر جاتا ہے۔ تو پھر سر پیٹنے اور بے فائدہ ہاتھ پاؤں مارنے لگتے ہیں۔ ہندوستان میں جو لاکھوں دیسی لوگ اپنے آبائی دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو چکے اور ہو رہے ہیں وہ سب ایسی ہی سہل انگاریوں کے نتائج ہیں۔ اوائل میں معاملہ نافہم اور حقیقت ناشناس لوگ اس گھمنڈ پر کہ کیا زور سے گھول کر عیسائیت کا عقیدہ ہمارے یا ہماری بہو بیٹیوں کے دلوں میں بٹھا دیسکتی ہیں۔ ان میم صاحبوں سے راہ و رسم اور میل جول پیدا کرنا فخر اور تہذیب سمجھتے ہیں اور جب اندر ہی اندر چپکے چپکے پھوڑا پکتے پکتے علانیہ پھوٹ کر بہنے لگتا ہے تو پھر آنکھیں کھلتی ہیں مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

یہ مشنری لیڈیاں ہر داؤ اور حیلے سے غیر مذاہب والوں کو پھسلا کر عیسائی بنانے کے فن میں ابتداء ہی سے نہایت کامل ٹرینڈ ہو کر آتی ہیں پھر بھلا انہیں سیدھی سادھی اور سادہ خیال بھولی بھالی ہندوستانی لڑکیوں کو اپنی خوش پوشی آزادی اور خودسری کی مثالیں دے دلا کر باتوں ہی باتوں میں پھسلا لینا کونسی بڑی بات ہے۔ یہاں تو صرف سر جوڑ کر باتیں کرنے اور ملکر بیٹھنے کا موقعہ ہی ملنا چاہیئے۔ پس جو لوگ انہیں گھروں میں آنے یا اپنی مستورات کو ان کے ہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ دیدہ دانستہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے اور ؎

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
اے وائے من و دست من و دامن خویش

کے مصداق بنتے ہیں اور یہ موٹی سی بات نہیں سمجھتے۔ کہ مشنری مسیں محض اسی غرض سے اپنا ملک و دیس اور گھر بار خویش و اقربا چھوڑ چھاڑ کر ہزاروں کوسوں کی مسافت اٹھا اور سینکڑوں مصائب جھیل کر غربت اور تنہائی میں دیس بدیس پھر رہی اور لاکھوں روپے خرچ کر رہی ہیں کہ جہاں کہیں کوئی ان کو شکار ملے تو جھٹ اپنے ڈھب پر اس کو لے آئیں پھر ایک دو کیا بلکہ ہزاروں ان کے ہتھکنڈوں پر چڑھکر اپنے خاندانوں کا روزمرہ ناک کاٹ کر ان کے ساتھ ہو لیا کریں۔ تو ان پر کوئی ملامت عائد نہیں ہو سکتی بلکہ تمام الزام ان سرپرستوں پر آتا ہے جو اپنی بہو بیٹیوں کو ان کی صحبتوں سے محفوظ رکھنے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم۔ کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

الفاظ کی غلط فہمی

اکثر عربی کے الفاظ اردو زبان میں پائے جاتے ہیں اور اگرچہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اردو کا ماخذ عربی و فارسی زبان بھی ہے مگر اکثر الفاظ عربی کے اردو میں آکر بالکل مختلف معنی رکھتے ہیں اور کم از کم ملک ہندوستان میں جہاں اردو بولنے کا عام رواج ہے یا جن جگہوں میں اردو مادری زبان ہے وہاں اس قسم کے الفاظ سے اہل اسلام اور اہل ہنود کے مابین مذہبی عداوت تک آجکل نوبت پہنچ گئی ہے۔ مگر اس میں اہل اسلام کا کچھ قصور نہیں اگر ہے تو اس قدر صرف کہ اپنی مذہبی کتب کے تراجم میں ایسے الفاظ داخل نہ کرتے جن سے غیر کو ٹھوکر لگتی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردو میں بہتر الفاظ کی عدم موجودگی کے سبب ایسا ہو گیا ہے اہل ہنود کا یہ قصور ہے کہ ایسے الفاظ کے معنوں کو اصل زبان کے محاورہ پر نہ پرکھا اب خواہ کچھ ہو اس میں کچھ شک شبہ نہیں کہ طرفین میں اس سبب سے ضرور ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس پر کچھ روشنی ڈالیں تاکہ انصاف پسند دلوں سے کدورت دور ہو بطور مثال کے اس وقت ہم ذیل کے صرف دس عربی الفاظ کو لیتے ہیں جو اردو میں بالکل ان معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے جن میں عربی زبان اور محاورہ میں ہوتے ہیں۔ قصد۔ قہر۔ مکر۔ شراب۔ عزیز۔ جبر۔ سبب۔ کفر۔ اب ہر ایک

کے معنی بقید زبان لکھے جاتے ہیں جس سے اختلاف محاورہ کا پتہ مل جائے گا۔ قصد۔ عربی میں سید ہا راستہ اور اردو میں ارادہ۔ قہر۔ عربی میں اعلیٰ طاقت جس سے صفت قہار نکلتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے۔ اردو میں زبردستی ہے۔ مکر۔ عربی میں جب خدا تعالیٰ برگزیدوں کے مخالفوں کی تدبیر کو ناکام کر دیتا ہے تو اس وقت یہ لفظ خدا کی تدبیر پر بولا جاتا ہے مگر مخلوق کی کل تدبیروں کے اقسام پر یہ لفظ فریب اور داؤ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اردو میں بھی دوسرے معنوں میں ہمیشہ لیا جاتا ہے۔ اسی لفظ کا ہم معنی لفظ کید ہے۔ شراب۔ عربی میں صرف پینے والی چیز کے واسطے آتا ہے مگر اردو میں ہمیشہ مشہور نشہ لانیوالی چیز ہے۔ عزیز۔ عربی میں خدا تعالیٰ کا ایک نام بمعنی غالب ہے اور اردو میں پیارے کو بولتے ہیں۔ خصوصاً قریبی رشتہ داروں کو۔ جبر۔ عربی زبان میں نقصان کا پورا کر دینا پٹی باندھنا اور اسی لفظ سے جبیرہ بنا ہے یعنی وہ لکڑی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہیں۔ صفت اس کی جبار۔ نام خدا تعالیٰ کا ہے یعنی نقصان کا پورا کر دینے والا۔ مگر اردو میں زبردستی کے معنوں میں آتا ہے۔ سوائے خدا تعالیٰ کے عربی میں بھی زبردستی پر گاہے گاہے اطلاق کرتا ہے۔ سبب۔ عربی رسّی اور پیوند۔ مگر اردو میں باعث اور وجہ۔ نفر۔ عربی میں گروہ پر بولا جاتا ہے۔ جس میں تین سے لے کر دس تک داخل ہوں مگر اردو میں ایک آدمی پر بولا جاتا ہے اور نوکر کے معنی بھی دیتا ہے یہ مذکورہ تفصیل از روئے لغات عربی و محاورہ اردو ثابت ہوتی ہے۔ اہل عرب کے اشعار سے بھی یہی مراد پائی جاتی ہے۔ اردو زبان میں جو مراد ہمیشہ ان الفاظ سے لی جاتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر بڑے افسوس کا مقام ہے۔ کہ مخالفین اس سے ایک ایسی مراد خود بخود پیدا کر لیتے ہیں جو نہ از روئے لغت درست ہے نہ محاورہ کے رو سے صحیح۔ بعض مخالفین کم فہم نے جب قرآن شریف میں لفظ مکر کا خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال ہوتا دیکھا تو فوراً بول اٹھے۔ کہ مسلمانوں کا خدا مکار ہے انہوں نے باہمی تعلقات کو اور بھی کشیدہ کر دیا اگر وہ قرآن کے سیاق و سباق پر نظر ڈالتے لغات عربی سے مشورہ کرتے عربی محاورہ کو پرکھتے۔ تو بلا ریب ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ لفظ خالق پر کیا مراد رکھتا ہے۔ اور مخلوق پر کیا۔ (سراج الاخبار)

نشانِ نمایاں

ذیل کا خط نور محمد صاحب خانساماں کیطرف سے ہے۔ چونکہ کاتب نفنست وخواندہ میں پوری لیاقت نہیں رکھتا اس واسطے عبارت اور املا میں غلطیاں ہیں اور اردو صحیح نہیں لیکن چونکہ یہ خواب کا بیان ہے اور موکد بقسم ہے اس لئے میں اس کو اسی طرح چھاپ دیتا ہوں جس طرح اس نے لکھا ہے۔

میں قسم واحد لاشریک کی کھا کر صحیح اور سچ لکھتا ہوں کہ میں ایک دفعہ ۱۸۹۱ء میں جہلم نوکر بنام خورشید علی نادر کے پاس تھا میں نہیں جانتا۔ کہ تاریخ کون تھی مگر ہاں اتنا یاد ہے۔ کہ دن ہفتے رات جمعرات کی تھی اور وقت صبح صادق کا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ قطب کی طرف واقع ہے اور تین طرف بالکل صاف زمین ہے اور لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی سروں پر ہاتھ رکھ کر روتے ہیں میں یعنی اینجانب بھی ان لوگوں میں جا کر داخل ہوا تو اینجانب نے بھی ان لوگوں سے رونے کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ آج روز محشر یعنے روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتے ہیں کہ آج نیکی اور بدی ترازو ہوگی۔ جس وقت یہ حال معلوم ہوا تو میں بھی رونے لگا۔ اتنے میں آسمان کھل گیا جیسے کوئی چیز شگاف ہو جاتی ہے۔ اس میں سے ایک تخت اترا اور ایک آدمی اس پر سوار تھا۔ جس کا جسم شیشہ کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ جب زمین پر تخت اتر آیا۔ تو ایک پایہ میں نے پکڑ لیا جو مشرق کی طرف پائے ہوتے ہیں ان میں سے جو قبلہ کی طرف منہ کر کے جب آدمی کھڑا ہووے تو بایاں ہوتا ہے۔ یعنی مشرق کے دو جو پائے ہوتے ہیں بایاں پایہ پکڑ کر میں رونے لگا جو حضرت تخت نشین تھے وہ میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کیوں روتے ہو۔ میں نے عرض کی کہ روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتا ہوں کہ نیکی تو کوئی نہیں کی اور آج وقت آگیا اس واسطے ڈرتا ہوں تب حضرت تخت نشین فرمانے لگے۔ کہ تم کو اجازت ہے چلے جاؤ برا کام نہ کرنا بخشش کے ہم ذمہ دار ہیں پھر میری آنکھ کھل گئی۔ پھر بعد اس کے سنہ ۱۹۰۲ء ماہ جون یا جولائی تھا کہ میں بڑا بیمار تھا اور میں قریباً اس سے پہلے چار برس اپنے ٹبر کا معالجہ کرتا رہا اور قریباً چار صد روپیہ خرچ کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا ناچار ایک تجویز کی کہ آج زمانہ میں مسیح موعود موجود ہیں اور مجھ کو حاجت ہے میں کیوں نہ فریاد کروں اس واسطے واجب جان کر ایک کارڈ ڈاک خانہ ڈلوال میں ڈالا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ میرا عقیدہ ہے کہ میرا ٹبر بیمار ہے جس کی دعا سے میرا ٹبر اچھا ہو جائے گا اس کو مرشد پکڑوں گا اس کا جواب حضرت اقدس نے دیا کہ معجزہ طلب کرنے والے اچھے نہیں ہوتے۔ خدا کے حضور دعا کرو اور نماز کو قائم کرو اور ہم بھی دعا کریں گے۔ یہ خط حضرت اقدس کا تحریر فرمایا ہوا ڈاک خانہ ڈلوال میں تھا اور ڈاک خانہ مجھ سے قریباً آٹھ میل پر تھا۔ کہ میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی آدمی مجھ کو کہتا ہے کہ تم نوکری کر رہے ہو اور تمہارا مرشد گھر میں ہے اس بات کو سنکر میں چھٹی لے کر گھر آیا اور دیکھا کہ حضرت اقدس میرے گھر میں موجود ہیں مگر ایک آدمی ہمراہ ان کی ہم شکل ہے وہ بھی موجود ہیں جب میں مصافحہ کرنے سے فارغ ہوا۔ تو میں نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے مرشد کی تیرے گھر والوں نے خدمت نہیں کی۔ اس واسطے گھر والوں پر ناراض ہیں تو حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ہماری خدمت انہوں نے بہت کی ہے اور بیمار تمہارا اب اچھا ہے اور اب ہم گھر کو جاتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں ٹکٹ لے کر آپ کو گاڑی پر سوار کراتا ہوں تو آپ نے فرمایا۔ جیسے اللہ تعالیٰ ہم کو لے آیا ہے۔ اسی طرح سے ہم کو لے جائیگا اور اسٹیشن للا ایک ضلع جہلم میں ہے۔ اس پر میں اور حضرت اقدس اور تیسرا آدمی یعنے حضرت اقدس کا ہمراہی تینوں پہنچے اور ادہر مغرب کی طرف سے گاڑی آگئی اس نے وصل کیا تو میری آنکھ کھل گئی اور بعد بغیر اسی روز وہ خط میرے پاس حضرت اقدس کا تحریر کیا ہوا صادر ہوا جس کا آنا تھا کہ میرا ٹبر اچھا ہو گیا۔ اچھا کیا تھا۔ کہ آگے لاٹھی کے سہارے پہ چلتے تھے۔ اور اسی روز لاٹھی پھینک دی۔ اور چلنے لگ پڑے۔ حقیقت بیماری کی یہ تھی۔ کہ پاؤں کے درد سے ایک ٹانگ کم ہو گئی تھی اور زمین پر نہیں لگتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کا خط آنا تھا کہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلنے لگ پڑے یہ بات میں اپنے اللہ تعالےٰ کو گواہ کر کے اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب سچ اور صحیح ہے

خاکسار نور محمد خانساماں ملازم مسٹر اسکاٹ صاحب بہادر محکمہ نمک کھیوڑہ۔ ضلع جہلم۔

طاعونی نشان

مخدومی حکیم فضل دین صاحب نے گذشتہ طاعون کے ایام میں بھیرہ سے چند اشد مخالفوں کی ہلاکت کے متعلق ایک خط لکھا تھا۔ جو قابل اندراج اخبار تھا مگر اس وقت بہ سبب کاغذون مین مل جانے کے گم ہوگیا اب مل گیا ہے اور درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وجری اللہ فی حلل الانبیاء حضور کے چار اور دشمن شکار طاعون ہوئے۔ اور انی مھین من اراد اھانتک پر بھی مہر کر گئے (۱) غلام محمد مولوی سکنہ چکوال جو کرم دین کا گواہ تھا (۲) فضل کریم خواجگان کی قوم سے ایک ایسا شخص تھا۔ کہ گاہ گاہ درس قرآن مجید مین بھی آیا کرتا تھا۔ مگر غائبانہ بدگوئی کرتا چنانچہ ۱۰۔ مئی ۱۹۰۷ء کو اس نے کہا سارا جہان عذاب مین گرفتار ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) ایک آدمی مرزا (صاحب) مرجاتے تو جہان کی نجات ہوجاتی۔ چنانچہ اسی روز سہ پہر کو گرفتار طاعون ہوا۔ چار۔ پانچ روز سخت تکلیف سے انپتا تڑپتا بکواس کرتا مرگیا۔ (۳) ایسا ہی ایک شیخ تھا۔ یہ سخت دشمن بدخواہ حاسد سلسلہ مبارکہ کا تھا۔ یصدون عن سبیل اللہ سے بہت حصہ لیتا۔ جب کسی احمدی کمزور علم سے ملاقات ہوتی یا کسی کے احمدی ہونے کی خبر سنی اسے بہت ملامت کرتا۔ کسی قدر چونکہ مطب بھی کرتا بعض کمزور اس کو جواب نہ دیتے۔ قریب ۱۰۔ مئی ۰۷ء کو گرفتار طاعون ہوا۔ سنا گیا ہے۔ اس کے پڑوسی کہتے ہین۔ کہ اس کے فرزند نے اس کو باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ وہ کوٹھڑی مین سخت چلاتا شور مچاتا بکواس کرتا رہا یا کوئی چیز (پانی وغیرہ) مانگتا رہا۔ اسی حالت مین چند روز تڑپتا رہا۔ چارپائی سے زمین پہ گر پڑا زمین پر گھسٹتا رہا۔ تمام بدن اور چہرہ زخم زخم ہو گیا۔ مرنے کے بعد بھی سنا گیا ہے۔ کہ خوف طاعون سے اس کا کچھ عرصہ تک نزدیک نہین گیا۔ اس لئے اس کا موہنہ بہت ہی کھلا رہگیا جو نہایت ہی بدنما ہو گیا۔ کچھ تو موہنہ زخمی تھا کچھ کھلا ہوا حد سے زیادہ جیسے تثاوب کے وقت۔ پھر وہ پہ اپنے کپڑے کی ٹکڑون سے بھر دیا گیا۔ بس پھر کیا تھا ہیبت ناک نظارہ نکل آیا اور اسی طرح یہ کہ ایک بازو بالکل سیدھا ہو گیا اور ایک ٹانگ بالکل ہوا مین اٹھی ہوئی تھی۔ اب مرنے کے بعد پڑا ہے نہ کوئی نہلاتا ہے نہ میت اٹھاتا۔ اسی طرح قبر مین رکھنے کے وقت کوئی قوم کا آدمی یا رشتہ دار نزدیک نہ آتے تھے۔ ذلت کے ساتھ بیمار رہا ذلت کے ساتھ مرا ذلت کے ساتھ دفن ہوا۔ خدا تعالیٰ پچھلون کو عبرت دے اور راہ ہدایت پہ لاوے۔ آمین۔

(۴) محمد امین پراچہ۔ یہ سلسلہ کا بڑا حاسد تھا۔ اپنے محلہ مین یصدون عن سبیل اللہ مین برابر مشغول رہتا ایک دفعہ جب میرا مباحثہ محلہ خواجگان مین ہوا تو پہلے مولوی بہاء الدین پھر معہ مولوی چاوہ والا پھر یہ شخص نوبت بنوبت مقابلہ پر آئے تھے۔ اس وقت یہ سوار ہی تھا پھر برخاست ہو گیا۔ آجکل کسی زمیندار کا محصل تھا۔ جب آثار بیماری ظاہر ہوئے گھر کو چلا آیا۔ دوسرے دن مرگیا۔

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہین ان سے کون غافل ہین۔ حقیقت مین اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید مین جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہین۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفون نے اسلام پر حملون کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہین دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچون مین غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہائیت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضون کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم مین ان مضامین کی دھوم مچ گئی۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین متفرق طور پہ لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ہیڈ ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونون مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالون مین بہت عمدہ چھاپدئے یہ دونون رسالے دفتر بدر بک ایجنسی مین برائے فروخت موجود ہین

غلامی ۳؍ ۔ عصمت انبیاء ۷؍

ایک دریافت طلب امر

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سال گذشتہ کے اختتام پر ایک قاعدہ تجویز کیا گیا تھا جس کا منشاء یہ تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی تمام مدات کی آمد مفصل ماہوار شائع ہوا کرے۔ لیکن پہلے ہی مہینہ مین جب اس آمد کی تفصیل کمیٹی کے سامنے آئی تو معلوم ہوا کہ اس تفصیل کے طبع کرانے مین بہت سا خرچ پڑے گا اس لئے اس کی بجائے یہ قاعدہ تجویز کیا گیا۔ کہ ہر ایک رقم کی جو دفتر محاسب مین پہونچے۔ خواہ وہ کسی مد کی ہو۔ ایک رسید باضابطہ دفتر محاسب سے دی جایا کرے۔ جس کا مثنیٰ دفتر محاسب مین رہے مگر ہر سے کم رقم کی رسید نہ دی جاوے اور یہ اعلان کردیا جاوے۔ کہ فرستندہ روپیہ کو اگر دفتر محاسب کی رسید نہ پہونچے۔ تو اسے اپنے روپے کے متعلق فی الفور خط وکتابت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی قاعدہ پر اب تک عملدرآمد ہو رہا ہے اور جو رسیدین کارڈون پر فرستندگان رقوم کی خدمت مین بھیجی جاتی ہین۔ ان کا یہ عام اعلان کردیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی رقم دفتر محاسب مین بھیجدین اور انہین باضابطہ رسید محاسب کے دفتر سے محاسب کے دستخطی نہ پہونچے۔ وہ اپنی رقم کے متعلق خط وکتابت کر کے دریافت کرین۔

اب بعض احباب نے پھر یہ تحریک کی ہے۔ کہ کل رقوم کی جو دفتر محاسب مین وصول ہون بالتفصیل رسیدین بطور ضمیمہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز چھپنی چاہیئے۔ اس پر مجلس ناظم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے احمدی پبلک کی رائے اس معاملہ مین لی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبارات تمام احمدی احباب اور بالخصوص احمدی انجمنون کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سوال کے دونون پہلوؤں پر غور کر کے اپنی رائے سے سکرٹری مجلس ناظم کو مطلع کرین چونکہ ایک ایک فرد کی رائے سے معاملہ طول پکڑے گا۔ اس لئے مناسب ہے، کہ ہر ایک جگہ احمدی احباب اپنی اپنی انجمنون مین اس معاملہ کو پیش کر کے انجمن کے فیصلہ سے اطلاع دین۔ اس طریق سے مجموعی رائے سب احمدی احباب کی مجلس ناظم کے سامنے آجاویگی ان تمام آراء پر غور کر کے مجلس ناظم اپنی رائے کے ساتھ اس معاملہ کو مجلس معتمدین

مین پیش کرے گی۔ تمام احمدی انجمنون کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ وہ ماہ۔ اگست کے اندر اندر اس معاملہ پر بحث کر کے آخری رائے سے مجلس ناظم کو اطلاع دین۔ چونکہ یہ معاملہ جلدی پیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے صرف اختتام اگست تک ایسی راؤن کا انتظار کیا جاوے۔

وجوہات رسیدون کے چھپوانے کی ضرورت کی حسب ذیل دئے گئے ہین:

۱۔ اس سے تحریص چندہ دہندگان وغیرہم مین زیادہ چندہ دیتے یا از سر نو چندہ شروع کرنے کی پیدا ہوتی ہے

۲۔ چندہ دہندگان باقاعدہ ماہوار چندہ بھجوانے کی کوشش کرتے ہین۔

۳۔ مخالفون یا منافقون کی بہت سی بدظنیان اس سے رفع ہو جاتی ہین۔

۴۔ اس سے ہر قسم کی رسید خواہ وہ رقم ۴ر سے بھی کم ہو۔ شائع ہو سکتی ہے۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی رقومات کی رسیدات شائع کرنی بہت ہی ضروری ہین۔ کیونکہ غلطیان عموماً ایسی رقومات مین ہی واقع ہو جایا کرتی ہین۔

۵۔ چونکہ یہ انجمن پبلک اور رجسٹرڈ ہے اس واسطے بھی اس کا آمد شائع ہونا ضروری ہے۔ ان کے بالمقابل حسب ذیل وجوہات ہین۔

۱۔ کل آمد کی چھپوائی پر ایک کثیر رقم صرف ہو گی۔ جو اور کسی دینی ضرورت کے لئے خرچ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ آمد کے چھپوانیکا جب اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس پر چھہتر روپیہ ماہوار یعنے نوسو روپیہ سالانہ خرچ ہو گا اور جوں جوں آمد بڑھے گی یہ چھپوائی کا خرچ بھی بڑھتا چلا جاویگا۔ یہ خرچ صرف اس صورت مین ہے۔ کہ آمد بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع کرائی جاوے

۲۔ اس قسم کے دیکھنے کے لئے ہر ایک شخص کو قریباً سو صفحہ کو باریک لکھے ہوئے پڑھنے پڑا کرین گے۔ جو محض تضیع اوقات ہے،

۳۔ ریویو آف ریلیجنز کا ضمیمہ کرنے سے چھپی ہوئی فہرست اصل فرستندگان رقوم کو نہ پہنچے گی۔ بلکہ صرف ان لوگون کو جو رسالہ خریدتے ہین۔

۴۔ باضابطہ رسیدین بھیجنے کا خرچ آٹھ دس روپے ماہوار سے زائد نہین اور اس سے فرستندہ کو جلدی اطمینان بھی ہو جاتا ہے۔ مطبوعہ رسیدون کے لئے بعض احباب کو ڈیڑھ ماہ کے قریب انتظار کرنا پڑا کریگا۔ اور اتنی دیر بعد تحقیقات مین بھی مشکلات پیدا ہون گے پس اگر رسیدین بھی چھپوائی جاوین۔ تو بھی باضابطہ رسید فرستندہ کو دینے کے واسطے کام نہین چل سکتا۔

۵۔ اگر بطور ضمیمہ رسیدین نہ چھپوائی جاوین بلکہ الگ رسالہ کی صورت مین چھاپ کر بھیجے جاوین۔ تو خرچ اور بھی بڑھ جائے گا۔

۶۔ اکثر چندہ دینے والے اس قسم کی تحریص کے محتاج نہین۔ کہ ان کے نام چھپوائے جاوین۔ بلکہ چندون کی زیادتی اور قسم کی تحریکات سے ہوتی ہے۔

۷۔ بدظنی کے دور کرنے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ کہ رقم کی باضابطہ رسیدین دی جاوین۔ جس فرستندہ رقم کو رسید نہ پہنچے وہ اپنی رقم کے متعلق تحقیقات کرے اور کسی تنازعہ کی صورت مین بھی رسید کافی شہادت ہو گی۔

۸۔ مخالفان اور منافقون کی بدظنیان باوجود طبع آمد کے دور نہین ہو سکتین معمولی بدظنیون کے دور کرنے کے لئے ایک مجمل نقشہ ہر مد کی آمد اور خرچ ماہوار کا طبع ہونا کافی ہے۔ جس پر صاحب امین اور ناظر اور محاسب صدر انجمن احمدیہ کے دستخط تصدیقی ہون۔

۹۔ پبلک یا رجسٹرڈ انجمن کے لئے اپنی آمد شائع کرانا ضروری نہین ہے۔ زیادتی خرچ کے خلاف یہ دلیل دیگئی ہے۔ کہ جس قدر خرچ ہو گا اس کے بالمقابل رسیدون کے شائع ہونے سے آمد بڑھ جائیگی۔

دوسری طرف سے یہ دلیل اس کے خلاف دیگئی ہے کہ محض طبع آمد سے آمد مین ترقی ہونا ایک موہوم امید ہے اور خرچ کثیر مستقل ماہوار پڑتا رہیگا۔

جملہ احمدی انجمن اس معاملہ پر غور کرکے جلد تر اپنی اپنی راؤن سے مطلع فرماوین۔ والسلام

خاکسار محمد علی سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۰۷ء

تبلیغ

خاکسار رحمت ستار شاہ صاحب اکسٹرا رعیہ بماہ مئی ۱۹۰۶ء بحضور والاشان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغرض زیارت قادیان دارالامان پہونچا بروقت رخصت حضرت اقدس نے فرمایا کہ تمہارا تعلق بوجہ ہم اعتقادی فرم طریق مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد الجبار وغیرہ غزنوی کر رہے ہے انکو ہمارے دعوی مین شک ہے، تو انکو زبانی امورات ذیل سے آگاہ کردو۔ شاید کوئی سعید فطرت سمجھ جائے (۱) پیشگوئیان انبیاء سابق (۲) شہادت اللہ تعالیٰ بذریعہ مکالمہ و مخاطبہ بصولہ تعالیٰ قل کفی باللہ شہیداً بینی و بینکم۔ یعنے امور غیبیہ کا اطلاع دینا قبل وقوعہ امر واقعہ اور پھر ان کا ظہور ہو جانا۔ (۳) ترقی جماعت مبایعین اور تبدیلی حالات بہ تحت احکام ہو کر متقی ہونا خلوق اللہ کا یہ بجز نصرت اللہ ہی کی بجز غور نظر کیا جائے۔ امورات مذکورہ سے ہمارا دعویٰ ثابت ہوتا ہے سو کمترین معہ ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبان مذکورہ کی خدمت مین حاضر ہو کر سنائے گئے انہون نے جو جواب دئے بذریعہ نیاز نامہ حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا گیا تھا۔ تس پر حضرت اقدس نے نوازنامہ بنام کمترین رحیم بخش عرائض نویس درجہ اول بمقام رعیہ سکنہ تلونڈی کو دستخطی خود ارسال فرمایا جو ذیل مین حرف بحرف مشتہر ہونے کے لئے باجازت حضرت ممدوح درج اخبارات بدر و الحکم کے پیش کرتا ہون اور اجازت طبع ہونے کی بذریعہ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر جلد عام ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محبی اخویم مولوی رحیم بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ جس قدر آپ نے کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر بخشے۔ درحقیقت علماء کو اپنے شائع کردہ اقوال اور عقائد سے رجوع کرنا مشکل ہے ورنہ یہ مسائل ایسے صاف ہین کہ ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے۔ آپ اسی طرح کوشش جاری رکھین۔ اور ہر ایک نیک طبع انسان کو یہ مسائل سنا دیا کرین۔ جو لوگ قرآن شریف کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔ ان کا سمجھانا مشکل ہے ورنہ بات تو بہت سہل ہے۔ مین درد نقرس سے بیمار ہون چلنے کی طاقت بھی نہین بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے مگر طاقت رفتار نہین۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے بخدمت اخویم سید عبد الستار شاہ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ برسد

الراقم

مرزا غلام احمد۔ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اہلیہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب صوبیدار ہاسپٹل اسسٹنٹ نوشہرہ۔
سلطان محمد ولد گاما کوٹلی لوہاران۔ سیالکوٹ۔
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب۔ کریام ضلع جالندھر۔
میان غلام رسول صاحب نمبردار۔ مالوکے۔ رعیۃ۔ سیالکوٹ۔
میان عطار محمد صاحب شملہ
اہلیہ بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمنر شملہ۔
سید ولادت حسین صاحب مظفرنگر۔
سید رستم علی صاحب
میان پیر بخش صاحب۔ کڑیانوالہ ضلع گوجرات
میان کرم الٰہی صاحب
فضل الٰہی صاحب
مستری محمد شاہ صاحب اندر گڑھ ناگدا متھرا ریلوے
میان روشن دین صاحب۔ مردان
میان نعمت علی صاحب بھٹی کلان۔ سیالکوٹ
میان کریم بخش صاحب
میان خیر الدین صاحب چک ۹۹ نہر جہلم سرگودہ
میان اللہ دتا صاحب چک ۱۰۲ گوہد پور نہر جہلم
میان علی گوہر صاحب
چوہدری میر بخش صاحب۔ اکبر پور۔ پھلورہ سیالکوٹ
میان نبی بخش صاحب
جوایا
میان محمد حسین صاحب۔ سعد اللہ پور گوجرات
میان عبد اللہ خان صاحب۔ چنگا گوجر خان
میان نظام الدین صاحب۔ گروبہ۔ ضلع ہوشیارپور
چوہدری حسن محمد صاحب۔ کھیوہ باجوہ کلاس والہ سیالکوٹ
میان غلام محمد صاحب معہ اہلیہ
میان محمد حسن صاحب
میان علاء احمد صاحب
میان سید احمد صاحب
مسمات طالع ال بی بی
مسمات سکاکو
میان فقیر اللہ صاحب شہر سیالکوٹ
میان خیراتی معہ اہلیہ
میان مہر دین صاحب
میان محمد عبد اللہ صاحب
میان غلام محمد صاحب لائل پور

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ١ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی الکسوف فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

رویائے صالحہ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لیئے ضروری ہیں۔

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لیئے حجت ہے قیمت ۱۲ر

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ١ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ١ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

اُردو ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ١ر

کامن احمدی۔ الہ دادوالے۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب بچوں کیلیئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ۲ر

رسید زر

۳۱۔ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء۔ مسٹر عبد العلی صاحب ۱۵ ر
۳۱ " " ۔ نعمت اللہ صاحب ۶ ر
یکم اگست سنہ ۱۹۰۷ء۔ نمبر ۱۶۷۵۔ تاج الدین صاحب عہ
یکم اگست سنہ ۱۹۰۷ء۔ نمبر ۱۶۶۵۔ نور علی صاحب عہ
یکم اگست سنہ ۱۹۰۷ء۔ نمبر ۷۷۵۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ۲ ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفرنگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔
ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔
اکمل اف گولیکی ضلع گجرات